

عمران :- تم تیمور۔ ہا ہا ہا۔ یار تم تو اپنا روٹی پانی نہیں چلا سکتے۔ مجھے تنخواہ کہاں سے دو گے ؟

تیمور :- آزالو۔ میں بے حد سنجیدہ ہوں عمران۔

عمران :- لیکن مجھے کرنا کیا ہوگا ؟

تیمور :- بہت آسان کام ہے۔ مجھے ایک فہرست چاہیے، شہر کے تمام صاحب ثروت اور امیر ترین لوگوں کی۔ شاک ایکس چینج میں چلے جاؤ انکم ٹیکس کے کسی کارندے سے حاصل کر لو۔ کہیں سے بھی ۔

عمران :- بس ؟

تیمور :- نہیں اصل کام تو بعد کا ہے۔ ہفتے میں ایک بار تمہیں اس فہرست میں شامل کسی ایک شخص کے بارے میں مجھے مکمل معلومات فراہم کرنا ہونگی۔ اس کی پسند ناپسند۔ رنگ کون سا پسند ہے۔ کھیل کیا کھیلتا ہے۔ لباس کون سا پہنتا ہے۔ کتنے بجے اٹھتا ہے۔ کون سا جانور اچھا لگتا ہے۔ بیمار ہے تو کون سی بیماری۔ مشاغل کیا ہیں ؟

عمران :- بابا میں سیدھا سادہ انسان ہوں تم مجھے جاسوس بنانا چاہتے ہو۔ تیمور :- نہیں عمران تم نے خود ہی تو ایک مرتبہ کہا تھا کہ میں CONVINCING نہیں کرتا MPRESS کرتا ہوں۔ اور انسان کو MPRESS و اسی صورت میں کیا جاسکتا ہے اگر تمہارے پاس اس کے بارے میں مکمل معلومات ہوں۔ کہو مجھ سے تعاون کرو گے ؟

چود ہواں منظر

تیمور کا گھر۔ عمران بھی موجود ہے۔

عمران :- یہ رہی فہرست۔ خاصی طویل ہے۔ پہلے نمبر پر آغا داؤد ہیں۔ ان کے

کو اُلف مندرجہ ذیل ہیں۔ دزن ۱۹۲ پاؤنڈ۔ گنجا ہے۔ ڈھیلے کپڑے پہنتا ہے۔ ٹیلی ویژن سے نفرت کرتا ہے۔ اکیلا رہتا ہے، چھٹی کے روز سکھ نہر پر جا کر مچھلیاں پکڑتا ہے۔

تیمور :- (چونک کر) مچھلیاں ؟

عمران :- ہاں اور انہیں پکڑ کر واپس نہر میں پھینک دیتا ہے۔
تیمور :- کیوں ؟

عمران :- اسے مچھلی کا گوشت پسند نہیں۔

تیمور :- اچھا تو چھٹی کے روز سکھ نہر پر مچھلیاں پکڑتا ہے۔

پندرہواں منظر

آغا داؤد نہر کے کنارے مچھلیاں پکڑ رہا ہے۔ دور سے تیمور آنا دکھائی دیتا ہے۔ مچھلی کے شکار کے سامان سمیت۔ آغا داؤد کے قریب آکر لاٹعلقی سے ڈوری پانی میں ڈال کر بیٹھ جاتا ہے۔ ایک مچھلی پھنستی ہے۔ تیمور اسے کنڈی سے نکال کر واپس پانی میں پھینک دیتا ہے۔ پھر دوسری مچھلی کا بھی یہی حشر کرتا ہے۔

آغا داؤد :- کیوں صاحب یہ آپ مچھلیوں کو واپس پانی میں کیوں پھینک رہے ہیں۔

تیمور :- مجھے مچھلی کا گوشت پسند نہیں۔ سخت نفرت ہے البتہ مچھلی کے شکار پر

جان دیتا ہوں۔ صاحب کیا شکار ہے، بچپن میں جو ہڑوں میں کنڈی ڈال

کر تپتی دوپہروں میں بیٹھا رہتا تھا مگر وہاں تو اکثر کچھو پڑ پھنس جاتے تھے۔

آغا داؤد :- کچھو پڑ ؟

تیمور :- کچھوے نہیں ہوتے بڑے والے۔ ہر قسم کی مچھلیاں پکڑیں۔ اب تو ایک ہی

حسرت ہے۔ ایک عدد وہیل مچھلی پکڑی جائے۔

آغا داؤد :- آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا اس طرف۔

تیمور :- میں سپاٹس بدلتا رہتا ہوں۔ ایک ہی سپاٹ پر بار بار جانے سے مچھلیاں
 خراب ہو جاتی ہیں۔ پھنستی نہیں۔ اوہو۔ اب انسان فرصت کے اوقات
 میں کرے بھی کیا۔ ے دے کے ٹیلی وژن ہے اور مجھے اس IDIOT BOX
 سے سخت نفرت ہے۔ بیٹھے ہوئے ہیں آپ ایک کرسی پر اور دیکھ رہے ہیں
 اُلُوں کی طرح ایک ڈبے کی جانب۔ کوئی تک ہے۔
 آغا داؤد :- گویا آپ کوئی وی سے نفرت ہے۔ (تیمور جواب میں اُلُوں لیتا ہے)
 آپ کے گھر میں بچے نہیں ہیں۔ وہ کبخت تو بہت شوقین ہوتے ہیں۔
 تیمور :- بچے؟ (ایک اور اُلُوں) لا حول دلا۔ اسی لیے شادی نہیں کی۔
 چڑھے مجھے ان چھوٹے شیطانوں سے۔ یہ نلیاں بہہ رہی ہیں اور۔
 آغا داؤد :- (پیرسٹرٹ بچے میں) کمال ہے۔ آپ تو بہت نفیس قسم کے انسان
 معلوم ہوتے ہیں۔ کبھی تشریف لائیں ناں غریب خانے پر۔ یہ ہے میرا
 کارڈ۔

(کارڈ دیتا ہے)

آغا داؤد کا گھر۔

تھوڑی سی گفتگو کے بعد تیمور انٹورنس فارم سامنے رکھتا ہے۔ اور وہ دستخط کر
 کے چیک کاٹ دیتا ہے۔
 مونٹاژ :- ایک شخص یعنی تیمور مسلسل باتیں کر رہا ہے جیسے لوگوں کو خوش کر رہا
 ہو۔ پھر فارموں پر دستخط ہو رہے ہیں۔ مختلف ہاتھ چیک کاٹ رہے
 ہیں۔ دو تین ماہ کا عرصہ گزرتا ہے۔

سولہواں منظر

تیمور اپنے بہت شاندار گھر میں داخل ہوتا ہے۔ اندر داخل ہوتے ہی

ایک قد آدم آئینہ ہے۔ اپنی صورت دیکھتا ہے اور پھر جیسے منہ چھپائے ہوئے اندر چلا جاتا ہے۔ وہاں عمران بیٹھا ہے۔ پہلے سے بہتر لباس میں۔

تیمور :- کہو عمران میرا نیا کھڑکیا ہے؟

عمران :- تم اسے کرائے پر لینے کی بجائے اگر خود خرید بھی لیتے تو مجھے حیرت نہ ہوتی۔ تیمور صاحب آپ جانتے ہیں پچھلے دو ماہ میں آپ نے کتنا بزنس کیا ہے؟

تیمور :- جتنا بھی کیا ہے کافی نہیں اگلا کیس کون سا ہے؟

عمران :- تیمور میں دوستی کا دعویٰ تو نہیں کر سکتا البتہ ایک ساتھی کی حیثیت سے یہ کہوں گا کہ اتنی شدید محنت آپ کی صحت کو متاثر کر سکتی ہے۔ آپ

تیمور :- اگلا کیس کون سا ہے؟

عمران :- میاں ریاض ٹیسی کیٹ پلازا کے مالک جاسوسی ناولوں میں دلچسپی ہے۔ کلب میں ہر اتوار ٹینس کھیلتا ہے اور بہت بُری کھیلتا ہے۔ گتے ناپسند ہیں اور ہاں سری پائے شوق سے تناؤ لگاتا ہے۔ تیمور :- اتوار توکل ہے۔

مُورث اندر داخل ہوتی ہے۔ تیمور اُسے دیکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

عمران :- اچھا تیمور صاحب مجھے اجازت ہے!

تیمور سر ہلاتا ہے۔ عمران چلا جاتا ہے۔

تیمور :- تم یہاں کیسے آگئیں؟

مُورث :- کیوں مجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔

تیمور :- نہیں ... میرا مطلب بغیر اطلاع کے خبر کیسے بنا ...

مُورٹ :- مجھ پر جو دار و اتیس گزرتی ہیں وہ کبھی اطلاع نہیں کرتیں... کبھی خبر نہیں دیتیں۔ میں نے اس گھر کو چھوڑ دیا ہے....

تیمور :- (پریشان ہو کر) کسی نے خرید لیا ہے؟

مُورٹ :- کوئی خرید ہی لے گا۔

تیمور :- (پُرسکون ہو کر) ادہ... مجھے افسوس ہے، میں پچھلے چند دنوں سے تمہیں لکھ نہیں سکا۔

مُورٹ :- چند ہفتوں سے تیمور... بہر حال مجھے تمہاری خبر ملتی رہی۔ تمہاری اور تمہارے سکائی راکٹنگ سوشل سٹیٹس کی۔

تیمور :- تمہارا سامان کہا ہے؟ کہاں ٹھہری ہو؟

مُورٹ :- ملازموں کو رخصت کر دیا ہے سامان ایک رشتہ دار کے تہ خانے میں بند ہے اور میں جہاں کہیں بھی ہوں... بس ہوں۔ تمہیں زیادہ ڈسٹرب نہیں کروں گی۔ کبھی سبھا آ کر دیکھ جایا کروں گی۔

تیمور :- کیسی باتیں کر رہی ہو مُورٹ... یہ سب کچھ میں تمہارے لیے ہی تو کر رہا ہوں۔ اپنی مُورٹی کے لیے۔

مُورٹ :- میرے لیے نہیں۔ اپنی بچکانہ انا کے لیے۔ میرے لیے تم خود کافی ہو۔ (پاس آ کر) مُور اب تو تم میری سطح پر آ گئے ہو، میں بلند تو نہیں... تیمور :- پلیز مُورٹ صرف تھوڑی سی مہلت دے دو... میں۔

مُورٹ :- تم لوگوں کو زندگیاں بیچتے ہو، عدم کی۔ اور مجھے... ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے۔ مجھے جمع کر دو مُور... اب تمہیں کس شے کی تلاش ہے؟ تم بے شک ساری عمر پرواز میں رہو۔ لیکن بالآخر تمہارے سامنے تمہارا اپنا ہی عکس ہوگا۔ تم خود سچ ہو دمنگنی کی انگوٹھی دکھا کر کہیں تم

اپنے فیصلے پر پشیمان تو نہیں ہو مورو ؟

(قدم آدم آئینے کے پاس جاتی ہے) دیکھو مورو یہاں صرف تم ہو۔ نہ

تمہارا سوشل سٹیٹس اور نہ باہر کھڑی شاندار کار۔ صرف تم۔

تیمور :- میری چاہت میں تو کمی نہیں آئی... اُس گھاس میں سلگتی آگ

کی طرح پھیلی ہی جا رہی ہے۔

مورت :- آگ پھیلنے سے راکھ کا میدان بھی توسیع ہو رہا ہے۔

تیمور :- مورتی سنو... میں بتانا نہیں چاہتا تھا۔ مگر میں تمہیں شادی کے

تحفے کے طور پر ایک سر پرستہ دینا چاہتا ہوں۔ ایک ایسی شے جو... (فون

بجنا ہے) اٹھاتا ہے، جی تیمور... جناب... قبلہ ہم خادم کس کے ہیں۔

میں ابھی حاضر ہوا۔ جی پر پوزل فارم ساتھ لے کر آ جاؤں گا۔ بس دس

ہزار... چیک پھر آ جائے گا... میں ابھی....

فون رکھ کر مڑتا ہے۔ مورت جا چکی ہے۔

ستسروں منظر

ایک وسیع لان کے درمیان میاں ریاض بنیان اور نیکر پہنے سائیڈ

ٹیبیل پر مشروبات۔ جاسوسی ناول پڑھ رہا ہے۔ تیمور آتا ہے۔

تیمور :- السلام علیکم میاں صاحب

میاں :- وا علیکم... جی ؟

تیمور :- (جیب میں سے کارڈ نکال کر) میاں صاحب کل ٹینس کلب میں

ملاقات ہوئی تھی... آپ نے اپنا کارڈ...

میاں :- ارے ہاں۔ آپ وہی ذہین نوجوان ہیں ناں جنہیں میں نے بُری

طرح ہلایا تھا ؟

تیمور :- سر آپ ایسے ٹینس پلیئر تو دنیا میں کم ہی ہوں گے۔ شاید وہ میلڈن
میں مگر وہ بھی شاید....

میاں :- بہت مہربانی... سنائیے کدھر سیر ہو رہی ہے؟
تیمور :- بس کیا بتاؤں ایک نہایت بے ہنگم منصوبے کے تحت گھر سے نکلا تھا۔
دراصل مجھے کتوں سے سخت نفرت ہے۔

میاں :- واقعی؟

تیمور :- ہمارے محلے میں بہت ہیں۔ میں روزانہ ایک کو پکڑ کر تھیلے میں بند
کرتا ہوں اور دریا میں ڈبو آتا ہوں۔

میاں :- بہت خوب... چائے پیو گے۔

باتیں کرتے ہیں اور آخر میں فارم پر دستخط اور چیک۔

اٹھا رہا ہوں منظر

تیمور کے گھر چائے کی میز۔ تیمور ایک کتاب پڑھ رہا ہے اور ہنستا چلا جا
رہا ہے۔ مورت بور ہو رہی ہے۔ بالآخر اکتا کر کہتی ہے۔

مورت :- اگر لطیفے پڑھ رہے ہوتو مجھے بھی سناؤ تاکہ میں بھی دانت نکال سکوں۔

تیمور :- (اس کی جانب دیکھے بغیر) سبحان اللہ کیا کیانس کے کتے بنائے ہیں

اللہ میاں نے رشین پوڈل، افغان ہاؤنڈ، سینٹ برنارڈ، ڈوبرین پینر،

فاکس ٹیریر، بل ٹیریر...

مورت :- یہ لطیفے ہیں؟

تیمور :- (اُسی محویت سے) نہیں سکتے ہیں۔ بل ٹیریر ۱۸۰ سے ۲۰۰ پاؤنڈ

تک ہوتا ہے، اور بچوں کو بہت پسند کرتا ہے؟

مورت :- بڑوں کو کیوں نہیں کرتا؟

تیمور :- مجھے کیا پتہ... کتاب میں یہی لکھا ہے۔

مُورث :- یہ آنا فانا تمہیں کتوں سے کیوں عشق ہو گیا ہے۔

تیمور :- مسٹر نسرین حیات کی وجہ سے... مسٹر نسرین جہات۔ خاوند قوت ہو چکا

ہے مگر یونہی نہیں بہت امیر ہو کر۔ مسٹر حیات گرمیوں کا موسم فریج رو بہا میں

گزامتی ہیں خزاں پیرس میں اور سردیاں اُلی میں۔ صرف آرام کی خاطر

پاکستان آتی ہیں۔ ان کا واحد شوق کتے ہیں۔

مُورث :- مُور

تیمور :- ہوں۔

مُورث :- کتے بے حدود دار ہوتے ہیں ناں؟

تیمور :- ہاں

مُورث :- ماکن سے ہمیشہ ہمیشہ محبت کرتے ہیں؟

تیمور :- ہاں

مُورث :- اداس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتے۔

(آبدیہ ہو جاتی ہے)

تیمور :- اہہ مُورث... اب تمہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ مسٹر حیات

کے ہاں جا رہے ہوں۔ اگر انہوں نے انشورنس کروالی تو میرے پاس اتنی رقم۔

بس شام تک انتظار کرو... لیکن مُورث... تم مجھے بتاتی کیوں نہیں کہ

تم کہاں ٹھہری ہوئی ہو؟ بس آ جاتی ہو اور چلی جاتی ہو۔

مُورث :- میں آکر جانا تو نہیں چاہتی... (تیمور کو دیکھتی ہے پھر میز پر سے چند

خط اٹھا کر دیتی ہے تمہاری آمد سے قبل یہ ڈاک آئی تھی۔

تیمور :- واپسی پر دیکھ لوں گا۔

مُورٹ :- میرا خیال ہے یہ خط ۱۰۰ بہت اہم ہے۔ اسے ضرور پڑھ لو۔

تیمور خط کھول کر سرسری نظر ڈالتا ہے اور پھینک دیتا ہے۔

مُورٹ :- کیا لکھا ہے ؟

تیمور :- پتہ نہیں فلاں منزل فلاں کمرہ نمبر ۱۰۰۰۔ تنہنگ امپائر ٹمنٹ۔

مُورٹ آہستہ آہستہ سے خط اٹھاتی ہے اور تیمور کی جانب دیکھتے ہوئے پڑھتی ہے۔

اس کی آواز میں تھر تھراہٹ اور گونج ایسی کہ واضح طور پر بالکل پتہ نہیں چلتا کہ کیا

کہہ رہی ہے صرف شائبہ سا ہوتا ہے۔

مُورٹ :- تلاش عبث ہے۔ سب کچھ تم ہو۔ تم خود۔ کاف منزل۔ کمرہ نمبر ۱۱۔ آ جاؤ۔

آؤ... مجھے انتظار ہے۔

انیسواں منظر

ایک Posh بیڈروم۔ فرنچیز فرینچ سٹائل۔ پردے بھاری ایک عورت

لمبے گاؤں میں۔ ہیرڈو نہایت ماڈرن۔ مگر گردن پر پلاسٹر چڑھا ہوا پلنگ پر نیم دراز

ہے۔ تیمور داخل ہوتا ہے۔

تیمور بر مسر حیات، اجازت ہے۔ (دو اشارے سے بولنے کو کہتی ہے) آپ علیل

ہیں۔ میں آپ کو اس طرح ڈسٹرب کرنے پر بے حد نادام ہوں مگر کیا کیا جائے۔

مسئلہ زندگی یا موت کا ہے... اور اس شہر میں سوائے آپ کے اور کوئی میری

مدد نہیں کر سکتا۔ (مسر حیات کی طرف دیکھتا ہے مگر وہ چپ ہے) دراصل

گتا ہے ڈوربرین پنسر جرمن نسل جیسا کہ آپ جانتی ہیں، جسم پر بال نہیں

ہوتے، ڈوم اوپر کواٹھی ہوئی۔ ون مین ڈاگ یعنی اکیلے آدمی کے لیے انتہائی

موزوں۔ تو وہ بے چارہ شدید بیمار ہے۔

مسر حیات :- آپ اسے گوشت کون سا کھلاتے ہیں ؟

تیمور :- برکت قصائی کی دکان کا۔

منسرحیات :- ادہ... ادہ... دی لوکل سٹف... نرا نہ ہر... آپ اسے اسپورٹڈ گوشت کھلائیے۔ یہی ڈاگ فوڈ... خاص طور پر کتوں کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ حیاتین سے بھرپور... سو روپے میں ایک پاؤنڈ کا ڈبہ مل جاتا ہے آپ کتوں سے شفقت کرتے ہیں؟

تیمور :- (فر فر طوطے کی طرح کہتا ہے) رشین پوڈل سینٹ برنارڈ۔ سپنیل۔ اور آپ ایک کتورے کو دونوں کانوں سے پکڑ کر ہوا میں بلند کریں۔ اگر اس کی پیڈگری درست ہوگی تو چپ رہے گا۔ اگر دوغلا ہوگا تو چوں چوں کرے گا۔ میڈم میں ڈوگ لوور ہوں۔ جان دیتا ہوں کتوں پر۔

منسرحیات :- مجھے نفرت ہے ان احمق درندوں سے۔

تیمور :- (شدید حیرت سے) یعنی آپ کتوں کو پسند نہیں کرتیں؟

منسرحیات :- ایک ہفتہ پہلے کرتی تھی اب مجھے بلیاں پسند ہیں۔

تیمور :- (کچھ دیر تذبذب میں رہ کر پھر موضوع بدلنے کی کوشش کرتا ہے)

ریڑھ کی ہڈی شائید DISLOCATE ہوگئی ہے اس لیے پلستر....

منسرحیات :- ادہ یہ... یورپ میں سکی انگ کے دوران گر پڑی تھی...

تیمور :- میں اس پلستر کی لمبائی سے اندازہ کر سکتا ہوں کہ اس کے اندر ایک

بے پناہ خوب صورت گردن ہے۔ بالکل راج ہنس ایسی...

منسرحیات :- (بنادٹ سے شرما تے ہوئے) ادہ REALLY... مسٹر... کیا نام

ہے آپ کا؟

تیمور :- جی تیمور...

منسرحیات :- دیر باتیں کرتے ہیں۔ تیمور فارم رکھتا ہے۔ اور وہ چیک کاٹ کر دیتی ہے۔

تیمور چیک اٹھا کر دیکھتا ہے، خوشی کے جذبات۔

بیسواں منظر

(پراپرٹی ایجنٹ کا دفتر)

ایجنٹ :- (مکان کی چابیاں دراز میں سے نکال کر میز پر رکھتے ہوئے) بے شمار

لوگ مِس مورت خاں کا گھر خریدنا چاہتے تھے... مگر میں نے صرف آپ کی

خاطر لاکھ حیلوں سے بہانے بنا کر بچائے رکھا...

تیمور :- (چیک دیتے ہوئے) یہ لیجیے پوری رقم (ایجنٹ چابیاں تھماتا ہے)

شکریہ۔ بقیہ کا غذات پھر مکمل ہو جائیں گے۔

(چابی ہاتھ میں تھامے ہوئے تیزی سے باہر نکل جاتا ہے)

اکیسواں منظر

(تیمور بے حد خوش ہے۔ ہاتھ میں چابی ہے۔ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے۔

سامنے آئینے میں عکس دیکھتا ہے۔ پھر اندر جا کر مورت کو پکارتا ہے۔ مورت وہاں

نہیں ہے۔ بہت پریشان ہوتا ہے۔ فون اٹھاتا ہے۔ مگر پھر رکھ دیتا ہے پھر کچھ سوچ

کرتیزی سے اٹھ کر باہر نکل جاتا ہے... مورت کے پہاڑی گھر میں پہنچتا ہے چابی

لگا کر دروازہ کھولتا ہے۔ مکان بالکل خالی ہے۔ مورت کو تلاش کرتا ہے۔ پکارتا

ہے۔ بیٹھ جاتا ہے۔ یہاں پر "میں مورت ہوں"۔ وہاں تم ہو" کے مکالمے اور پیپ

ہوتے ہیں)۔۔۔۔۔ پریشانی کے عالم میں سر جھٹکتا ہے۔ جیسے سوچ رہا ہے کہ مورت

اس وقت کہاں ہو سکتی ہے۔ پھر مورت کی آواز اُسی تھرتھراہٹ کے ساتھ بار بار

پکارتی ہے۔ تلاش عبث ہے۔ سب کچھ تم ہو۔ سچ ہو۔ کاف منزل نمبر... بکمرہ نمبر ۱۱۔

فوراً باہر نکلتا ہے۔ طویل سیڑھیاں جن پر تیمور تیزی سے جا رہا ہے۔ پھر ایک دروازہ۔

اُسے وہ کھولتا ہے۔ سامنے ایک ساہلاری۔ دونوں طرف دروازے۔ یہاں بھی کاف

منزل ... کمرہ نمبر ۱ کے الفاظ گونج رہے ہیں۔ ایک دروازہ کھولتا ہے۔ اندر کچھ نہیں۔ خالی ہے۔ بند کرتا ہے۔ پھر دوسرا دروازہ۔ پھر تیسرا اور پھر آخری دروازہ کھولتا ہے۔ ایک خالی کمرہ درمیان میں ایک کرسی پر تیمور خود بیٹھا ہے جیسے ایک بُت ہو۔ تیمور شاک کی کیفیت میں آہستہ آہستہ سے دروازہ بند کر دیتا ہے پھر پیچھے ہٹتا ہے۔ پھر اپنے حواس مجتمع کر کے آہستہ آہستہ دوبارہ دروازہ کھولتا ہے۔ اب وہاں اس کرسی پر مورت بیٹھی ہوئی ہے ... حیرت زدہ ہو کر آگے بڑھتا ہے۔ اور بے حد سکون سے اس کے قدموں میں بیٹھ جاتا ہے۔

○ دشتِ تنہائی

کردار

۱۔ کیٹی قاسم — بیس سے پچیس سال، سوچنے، سمجھنے، محسوس کرنے والی اور ہمدردی رکھنے

والی لڑکی جس پر دولت اثر انداز نہیں ہوئی۔ جسے قدرت اپنی طرف کھینچتی ہے۔

۲۔ مراد بابا — ایک باوقار بلوچ بوڑھا جو صرف ضرورت کے تحت چند ماہ کے لیے قاسم صاحب کے ہاں چوکیدار ہے۔

۳۔ تیمور — کیٹی کا منگیتز۔ بڑا کاروباری۔ ہیمنڈ سم اور بہت پُراعتماد۔

۴۔ قاضی — تیمور کا A - P جو یونیورسٹی سے بزنس ایڈمن کرچکا ہے۔ تیمور سے متاثر اور قدرے خوفزدہ۔

۵۔ قاسم — کیٹی کا کردہتی باپ۔ سانس کا مرینس۔

۶۔ صالح — مراد بابا کا بیٹا۔

۷۔ خانم اور شریا — صالح کی بیٹیاں۔

۸۔ خان زمان — خانہ بدوش قافلے کا بزرگ اور بڑا۔ قدرے دُرشت۔

۹۔ گل شیر — تقریباً ۷۲ برس کا بوڑھا۔ تفصیل سکرپٹ میں۔

- ۱۰۔ جیپ کا ڈرائیور اور گائیڈ۔
 - ۱۱۔ پیر خان — سا زندہ جو محراؤں میں گھومتا ہے اور جس کا کوئی گھر نہیں۔
 - ۱۲۔ حُسن بانو — چونکہ بیچاس برس پہلے کی لڑکی ہے، اس لیے کوئی پرانا چہرہ،
 - ۱۳۔ جہاں شیر — گل شیر کا باپ۔
 - ۱۴۔ حُسن بانو کا باپ۔
 - ۱۵۔ حُسن بانو کے بھائی، گل شیر کے بھائی، خانہ بدوش عورتیں بچے وغیرہ۔
- نوٹ — بہتر یہ ہوگا کہ تمام اداکار سادہ اردو لہجہ اپنائیں۔ اگر خصوصی لہجہ اپنانا ہے تو تمام کردار ایسا کریں۔

منظر ۱

دبلوچستان کے بارے میں ایک بالنعویر رسالہ ہے جس کے مختلف صفحوں پر وہاں کے صحرا، گھاؤں اور جانوروں کی تصاویر ہیں۔ باشندوں کے کلوز اپ ہیں، اگر رسالہ نہ مل سکے تو تصاویر حاصل کر کے ان کی اہم بنالی جائے۔۔۔ منظر اڑنٹوں کے ایک کارواں کی تصویر پر کھلتا ہے۔۔۔ صفحہ پلٹتا ہے تو دوسرا منظر۔۔۔ اسی طرح پانچ چھ تصاویر دکھاتے ہیں بالکل کلوز ہیں، ان پر ڈرامے کے ٹیلپ چل سکتے ہیں، ایک باریش اور باوقار بوڑھے کی تصویر دکھاتے ہیں، کیٹی کی آواز اور لیب ہوتی ہے، ”بابا یہ تو بالکل آپ کی تصویر لگتی ہے“ اس کے ساتھ ہی پُل آوٹ کرتے ہیں، ایک کروڑہائی گھرانے کا عالی شان ڈرائینگ روم، فرانسیسی طرز کا فرنیچر، فانوس، بڑی کھڑکیاں، کیٹی ایک صوف پر نیم درازہ، مختلف رسائل کتابیں اور کائنات اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے، ڈرائینگ روم کے دوسرے سرے پر ایک بلوچ بوڑھا بابا مُراد آتی پالتی مارے قالین پر بیٹھا ہے انتہائی پروقار طریقے سے، کیٹی حیرت سے سرائٹھاتی ہے کیونکہ اسے جواب نہیں ملا،

کیٹی :- بابا مُراد آپ نے میری بات نہیں سنی۔

مُراد :- (کان پر ہاتھ رکھ کر) آپ کے اور میرے درمیان فاصلہ بہت ہے بی بی۔

کیٹی :- تو نزدیک آجائیں۔

مُراد :- میں یہیں ٹھیک ہوں بی بی، آپ بات کریں، اب میں غور سے سُنوں گا۔

کیٹی :- (رسالہ دکھاتے ہوئے) میں کہہ رہی تھی کہ یہ تصویر۔۔۔ بالکل آپ

کی لگتی ہے۔

مُراد :- (آنکھیں میچ کر تصویر دیکھتا ہے) اور بڑے اطمینان سے کہتا ہے، میرے

بھائی کی ہے۔

کیٹی :- (اُٹھ کر اس کے قریب جاتی ہے) سچ بابا مُراد۔

مُراد :- (مُسکراتا ہے) ویسے میں نے اپنے اس بھائی کو دیکھا نہیں ہوا۔

کیٹی :- یہ کیسے ہو سکتا ہے بابا۔

مُراد :- بھئی یہ ہماری عمر کا آدمی ہے، ہمارے جیسا ہے، ہمارے وطن کا ہے تو بھائی
ہواناں؟

کیٹی :- (سمجھتے ہوئے) — OH BABA, YOU ARE JUST MAG-

NIFICENT.

مُراد :- جی بی بی؟

کیٹی :- (رسالہ رکھ کر ایک فائل کھولتی ہے) یہ تصویریں تو میں دیکھ رہی تھی ذرا

ATMOSPHERE کو FEEL کرنے کے لیے۔ اب آئیے تھیس کی طرف

عنوان ہے "بلوچستان کے خانہ بدوش قبائل" — بابا کیا یہ مزے دار بات

نہیں ہے کہ اس تھیس پر نام تو میرا ہوگا، کیٹی قاسم کا لیکن یہ سارے کا

سارا آپ کا لکھا یا ہوا ہے...

مُراد :- (ہنس کر) بی بی میں بھی تو مزے میں رہتا ہوں ناں، باہر دھوپ میں

چوکیداری کرنے کی بجائے ادھر ٹھنڈے کمرے میں قالین پر بیٹھا رہتا ہوں۔

اور اپنے وطن کی باتیں کرتا رہتا ہوں۔ اس دوران ڈزجیکٹ میں ملبوس

ایک پڑھا لکھا VALET یا معزز ویٹر چمکے سے جُوس کا ایک گلاس کیٹی

کے قریب رکھ کر چلا جاتا ہے،

کیٹی :- اچھا بابا خانہ بدوشوں کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

مُراد :- پانی اور اونٹ۔

کیٹی :- وہ کس طرح

مُراد :- پانی ملتا نہیں اور اونٹ اکثر مر جاتے ہیں۔

کیٹی :- (مصنوعی غصے سے) بابا — آج سے تین ماہ بعد مجھے تھیس SUBMIT کرنا ہے اور چار ماہ بعد تیمور صاحب بارات لے کر آجائیں گے اور آپ...
 مراد :- تیمور صاحب اچھا آدمی ہے۔

کیٹی :- ہونہہ اچھا آدمی ہے۔ وہ اور اس کے SHIPS مشینوں میں گھبرا
 ہوا مشینی آدمی۔ بہر حال.... بابا آپ یہ بتائیں کہ آپ کے وطن میں لوگ
 خوش کس طرح ہوتے ہیں؟

مراد :- (خوب ہنستا ہے) اس طرح۔
 کیٹی :- (بناوٹی غصہ) میرا مطلب ہے فارغ اوقات میں تفریح کے لیے کیا
 کرتے ہیں؟

مراد :- ہمارے پاس فارغ وقت ہوتا ہی نہیں کیٹی بی بی۔
 کیٹی :- اس طرح تو تھیس کبھی مکمل نہیں ہوگا۔

مراد :- (سنجیدگی سے) ہاں نہیں ہوگا۔
 کیٹی :- کیوں مراد بابا؟

مراد :- کیٹی بی بی میرے وطن کے صحراؤں اور موسموں کی خوشبو ان بند کردوں تک
 نہیں آسکتی۔ آپ کو ان کے پاس جانا ہوگا۔ آپ کے شہر میں آسمان کے
 کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں۔ ہمارے گاؤں میں پورا آسمان ہے۔
 کیٹی :- لیکن آپ کی بات چیت....

مراد :- میں آپ کو جو کچھ بتاتا ہوں وہ جب آپ لکھ دیتی ہیں تو وہ مردہ ہو جاتا ہے۔
 آپ کو جو میں نے کہانی سنائی تھی اپنے گاؤں کی، وہ آپ نے لکھی پھر مجھے
 سنائی تو وہ مر چکی تھیں، وہ تو میری کہانی ہی نہیں تھی کسی اور گاؤں کی
 کہانی تھی....

کیٹی :- (جوس کا ایک گھونٹ بھرتی ہے) تو پھر مراد بابا۔

مراد :- آپ یہ جوٹین کا جوس پیتے ہیں ماسٹے کا، اچھا ہے؟

کیٹی :- (حیرت سے) ہاں۔

مراد :- اس لیے اچھا ہے کہ آپ نے کبھی تازہ ماسٹے کا رس تو پیا نہیں کیٹی

بی بی، ٹین میں تو اس کی خوشبو مر جاتی ہے۔ باقی صرف پانی رہ جاتا ہے۔

آپ کو ان کے پاس جانا ہوگا۔

کیٹی :- اور تیمور... وہ مشینی آدمی مجھے جانے دے گا۔

مراد :- تیمور صاحب اچھا آدمی ہے۔

کیٹی :- اور ڈیڈی؟

مراد :- قاسم صاحب بھی اچھا آدمی ہے۔

کیٹی :- تمہارے لیے تو پوری دنیا اچھا آدمی ہے بابا... (ڈرائیونگ روم کو

دیکھتی ہے) تمہارے خیال میں یہ ایک بڑا سا ٹین ہے جس میں میں

بند ہوں... PACKED ہوں... اور یہاں خوشبو نہیں آسکتی۔ (بیٹھ

کر سوچتی ہے پھر ٹیلی فون کی طرف دیکھتی ہے)

CUT

منظر ۲

(تیمور کا دفتر۔ ایک بہت بڑے ایگزیکٹو کا دفتر۔ تیمور ایک صاحب قسم کا آدمی

نہیں بلکہ ایک پریکٹیکل، تیز اور انتہائی دانش مند کاروباری ہے اور بالکل مشین

کی طرح کام کرتا ہے۔ تیز تیز بولتا ہے۔ سٹریسز اور پاؤز بہت کم۔ تیمور فون پر

بات کر رہا ہے۔ سامنے قاضی کھڑا ہے۔ اس کا P.O.A ڈبلا پتلا عینک لگائے

باس سے بہت ڈرتا ہے۔ بہت پڑھا لکھا ہے)

تیمور :- (فون پر) LOOK HERE IF YOU CAN'T KEEP

YOUR END OF THE BARGAIN THEN

CAN'T KEEP MINE THE DEAL IS OFF

(قاضی سے) شمشی تھا... اس کے ساتھ کوئی لین دین نہ کیا جائے...

ہاں تو قاضی یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟

قاضی :- کچھ نہیں سر۔

تیمور :- تو پھر جاؤ (قاضی جانے لگتا ہے) سنو۔ میرا خیال ہے میں نے تمہیں بلایا تھا۔

قاضی :- جی سر۔

تیمور :- تو پھر بتاتے کیوں نہیں کہ میں نے تمہیں بلایا تھا۔

قاضی :- آپ نے مجھے بلایا تھا سر۔

تیمور :- (زیر لب بڑبڑاتا ہے) STUPID FISH، وہ ہاں کل جرمن ڈیلی

گیشن کے ہیڈ نے تمہاری ٹائی کی تعریف کی تھی۔ (قاضی سر ہلاتا ہے) تو شیو پڈ

فیش تم نے فوراً اپنی ٹائی اتار کر اسے PRESENT کیوں نہیں کر دی؟

قاضی :- (ٹائی کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے) اب کر دوں سر!

تیمور :- جرمنی جا کر کرو گے؟ وہ واپس جا چکے ہیں، آج صبح کی فلائٹ سے۔ قاضی

صاحب آپ نے یونیورسٹی سے بزنس ایڈمن کی ڈگری تو حاصل کر لی ہے

مگر - YOU DON'T KNOW THE A.B.C OF BUSINESS

ہمارے جتنے غیر ملکی کسٹمرز آتے ہیں۔ آپ کو ان کی ہر خواہش پوری کرنی

چاہیے۔ (فون آتا ہے) ... تیمور برہیلو اسد... نہیں نہیں مجھے ٹوٹل

کنسائنمنٹ چاہیے۔ مارکیٹ میں کسی اور کو مت دو۔ اور ہاں میں تین ڈالر فی

درجن زائد PAY کروں گا... ٹھیک ہے... (فون بند کرتا ہے) ہاں تو

قاضی صاحب ...

قاضی :- جی سر !

تیمور :- آج کا کیا پروگرام ہے .

قاضی :- سر جا پانی ڈیلی گیشن کے لیے ہوٹل اکاموڈیشن ریزرو ہو چکی ہے . تین

گاڑیاں ان کے ڈسپونزل پر ہوں گی . انہیں تمام فیکٹریاں دکھانی جائیں گی .

تیمور :- اور یہ مت کہہ دینا کہ یہ فیکٹریاں ہماری نہیں ہیں اور ہم صرف ان سے

مال خریدتے ہیں .

قاضی :- نہیں سر !

تیمور :- (فون اٹھاتا ہے) مس سمیرہ ابھی تک ہانگ کانگ کی کال کیوں نہیں

ملائی آپ نے ... ٹھیک ہے ، ٹھیک ہے ریماٹنڈ کروائیں انہیں ...

ہاں تو قاضی .

قاضی :- رات کو آپ ڈنر دے رہے ہیں ...

تیمور :- میں نہیں دے رہا . تم دے رہے ہو . میں صرف آؤں گا . (فون آتا ہے)

ہاں ... ملاؤ (قاضی سے) میں آجاؤں گا . (قاضی جاتا ہے) سیلو کیٹی .

اے سر پرائز ... ہاں ہاں پلیزٹ سر پرائز ... آج رات ؟ بھئی شام کو

گھوم لیں گے ... نہیں ... آج رات تو ... بس فوراً گرم ہو جاتی ہو کیٹی قاسم

دراصل ابک جا پانی ڈیلی گیشن ... وہ جرمن تھے ... شادی کے بعد تو ...

اچھا ہا ہا آجاؤں گا . (فون رکھتا ہے تو ایک اور فون بجتا ہے)

CUT

دکیٹی کا ڈرائیونگ روم ، بڑی ڈائیننگ ٹیبل جس پر کنٹری اور کراکری سجی ہوئی ہے .

ویٹر خاموشی سے سرو کر رہا ہے . کیٹی . تیمور اور قاسم . تیمور منہ میں ڈالنے